حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ختمِ نبوت

اور

عارف رومیؒ

الحق مارچ ۱۹۷۴ء میں مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر کا مضمون مولانا قاسم نانوتویؒ اور ختم نبوّت شائع ہوا ہے۔ عارف رومیؒ کے یہ اشعار حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ کے مضمون کی تائید کرتے ہیں۔ لہٰذا پیش خدمت ہیں۔

بندہ محمد اقبال قریشی ہارون آبادی

بقیۃ السلف حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہٗ دامت فیوضہم فرماتے ہیں " ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کو تحذیر الناس میں مضمون خاتمیّت لکھتے ہوئے مثنوی کے یہ اشعار نہیں ملے ورنہ سہولت کے ساتھ فرما دیتے کہ خاتمیّت کے یہ معنی بیان کرنے میں میں تنہا نہیں ہوں۔ بلکہ مولانا رومیؒ بھی اس طرف گئے ہیں۔ (حاشیہ وعظ الرفع والوضع)

اور حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: " آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جامعیّت لجمیع کمالات انبیاء علیہم السلام وہ ہے جو مولانا رومی قدس اللہ سرہٗ نے خاتم النبیّین سے مستنبط کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیّت جسطرح زمانی ہے۔ اسی طرح آپؐ کو خاتمیّت رتبی بھی حاصل ہے کہ کمالات انبیاء علیہم السلام کے تمام مراتب آپؐ پر ختم ہو گئے ہیں، یعنی آپؐ میں تمام کمالات سب سے اعلیٰ درجہ کے مجتمع ہیں۔ مولانا نے اس مضمون کو بہت اشعار میں بیان فرمایا ہے۔ (جن میں سے کچھ اصل مضمون میں آئیں گے) اور اس سے مولانا کا یہ مقصود نہیں ہے کہ نعوذ باللہ آپ خاتم زمانی نہیں ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپؐ خاتم زمانی ہونے کے ساتھ خاتم رتبی بھی ہیں۔ یعنی تمام مراتب کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس تفسیر پر آپؐ کی خاتمیت

اور زیادہ اکمل ہو گئی کہ ختم زمانی و ختم رتبی دونوں آپؐ کیلئے ثابت ہوں گے۔ یہی وہ مضمون ہے جو مولانا محمد قاسم صاحب نے ظاہر فرمایا تھا تو لوگوں نے اس پہ بہت شور مچایا۔ مگر مولانا رومیؒ کو کوئی کچھ نہیں کہتا کیونکہ لوگ ان کو درویش سمجھتے ہیں۔ اور درویش یعنی مجذوب اس لئے ان سے ڈرتے ہیں۔ اور ہمارے حضرات کو لوگ علماء ہی سمجھتے ہیں صوفی اور شیخ نہیں سمجھتے۔ حالانکہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ عالم متبحر ہونے کے ساتھ بہت بڑے شیخ کامل بھی تھے۔ (وعظ الرفع والوضع ملحقہ میلاد النبی ﷺ ص۶۲۳ ص۶۲۷ ص۶۲۶)

اشعار حضرت مولانا رومیؒ

ختم ہائے کانبیاء بگذاشتند — آں بدین احمدی برداشتند

یعنی وہ مہریں (نقصان استعداد کی) جو انبیاء علیہم السلام چھوڑ گئے تھے آپؐ کا دین ایسا کامل ہے کہ اسکی برکت سے وہ سب نقصان اٹھا دیئے۔

قفلہائے[1] ناگشادہ ماندہ بود — از کفِ انا فتحنا برگشود

یعنی استعداد کے بہت سے قفل بے کھلے رہ گئے تھے۔ صاحب انا فتحنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے دست مبارک سے کھل گئے۔

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود — مثل او نے بود و نے خواہند بود

یعنی آپؐ اس سبب سے خاتم ہوئے ہیں کہ فیوض و علوم کے جود و عطا میں آپؐ کا مثل نہ ہوا نہ ہوگا۔ کمالات کے تمام مراتب آپؐ پر ختم ہو گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ خاتم زمانی نہیں ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ خاتم مطلق ہیں زماناً بھی کمالاً بھی۔

چونکہ در صنعت برد استاد دست — نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

یعنی بطور تمثیل کے فرماتے ہیں کہ دیکھو جب کوئی استاد کسی صنعت میں سبقت لے جاتا ہے۔ تو کیا تم اسکو یہ نہیں کہتے کہ یہ صنعت تم پر ختم ہے۔ یعنی ضرور کہتے ہو اسی طرح خاتم النبیین ﷺ میں ختم کمالات پر بھی اشارہ بعید نہیں کہ آپؐ پہ کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں یعنی ان میں آپؐ کا کوئی مثل نہیں پس یہ معنی ہیں خاتمیت کے اور مطلب یہی تھا کہ ختم زمانہ کے ساتھ آپؐ اسطرح بھی خاتم ہیں۔

---

[1] آنحضرت کے قول تمثیلہ کا مولانا رومیؒ نے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے ۔

بازگشتہ از دم ہر دو باب — در دو عالم دعوت او مستجاب

بندہ احقر قریشی غفرلہ

در کشاد ختمہا تو خاتمی در جہان روح بخشاں خاتمی

یعنی اوّل تو قوت فیضان کے اندر آپؐ کا خاتم ہونا ظاہر فرماتے ہیں کہ آپؐ ان مہروں کے کھولنے میں بھی خاتم ہیں۔ اور روح عطا کرنے والے حضرات (یعنی انبیاء علیہم السلام) کے عالم میں بھی آپؐ بمنزلہ خاتم کے ہیں۔ اور اس تقریر میں عجیب لطیفہ ہے۔ یعنی آپؐ فاتح ہونے میں بھی خاتم ہیں۔ وجہ لطافت کی یہ ہے کہ فاتح اور خاتم کے معنیٰ میں ظاہراً تقابل ہے اور یہاں بجائے تقابل کے ایک دوسرے کا مکمل ہے۔

ہست اشارات محمد المراد کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد

یعنی آپؐ کی تصریحات (احادیث مبارکہ) تو علوم کا خزانہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارات سے تو علوم کے دریا کھلتے ہیں۔ بقول ظفر علی خان مرحوم ؎

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور عقدہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

(ماخوذ وعظ الظہور والرفع والوضع ملحقہ میلاد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ اشرف المعارف چہلیک ملتان
ص۷۱ ص۷۵ ص۷۹، ص۱۲۵ تا ص۱۲۶)

مزید تفصیل کے لئے وعظ الظہور مطالعہ فرمائیں واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم واختم لنا بالخیر۔ آمین۔ ■■

- دولتمند ہر پیغمبر کو جھٹلاتے رہے اور غریب ہی انکی تصدیق کرتے رہے ہیں (حضرت مجدد الف ثانیؒ)
- دولتمندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں ہے۔ 〃
- دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف اور عقل سے دور ہے۔ 〃
- آخرت کا کام آج کر۔ دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔ 〃
- خلاف شریعت ریاضتیں اور مجاہدات خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ 〃
- احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے۔ 〃
- زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے 〃
- زکوٰۃ کا ایک پیسہ نفلی طور پر سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے بہتر ہے 〃